

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آداب سلام

تالیف

منیر احمد یوسفی (ایم۔ اے)

چیف ایڈیٹر ماہنامہ ”سیدھا راستہ“ لاہور
انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب
بانی و سرپرست اعلیٰ: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

جامع مسجد نگینہ

ملنے کا پتا

977-A بلاک بی III، گجر پورہ، چائنہ سکیم لاہور۔

042-6823128, 6846677

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	”آدابِ سلام“
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم۔ اے)
	:	مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”سیدھا راستہ“ لاہور۔
پروگرامنگ	:	محمد عثمان علی یوسفی
کمپوزر	:	حافظ محمد عظیم یوسفی
پروف ریڈر	:	صاحبزادہ علامہ حافظ خلیل احمد یوسفی
	:	علامہ حافظ محمد سلیمان یوسفی
سن اشاعت	:	شوال المکرم (۱۴۲۹ھ)
پہلی مرتبہ	:	۳۰۰۰
ہدیہ	:	۴۰ روپے
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
	:	صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی
	:	صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

فہرست مضامین

نام مضامین

نمبر شمار

صفحہ

- ۱۔ فہرست مضامین۔ ۳
- ۲۔ بقیہ ان نظر۔ ۵
- ۳۔ انتساب۔ ۶
- ۴۔ پیش لفظ۔ ۷
- ۵۔ سلام۔ ۸
- ۶۔ ظہورِ اسلام سے پہلے۔ ۱۰
- ۷۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سلام۔ ۱۰
- ۸۔ سلام پھیلاؤ۔ ۱۱
- ۹۔ سلام کی اشاعت کرنا۔ ۱۲
- ۱۰۔ اسلام میں اچھا کام۔ ۱۳
- ۱۱۔ آپس میں محبت کرنے کا طریقہ۔ ۱۴
- ۱۲۔ جتنا لمبا سلام اتنی زیادہ نیکیاں۔ ۱۴
- ۱۳۔ سلام میں ابتداء کرنے والا۔ ۱۵
- ۱۴۔ کلام سے پہلے سلام۔ ۱۵
- ۱۵۔ بہتر کون؟ ۱۶
- ۱۶۔ کون کس کو سلام کرے؟ ۱۶
- ۱۷۔ تعلیماً چھوٹوں کو سلام۔ ۱۷
- ۱۸۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے قریب تر۔ ۱۷
- ۱۹۔ مومن کے مومن پر حقوق۔ ۱۷
- ۲۰۔ مجلس میں آنے والا کیا کہے؟ ۱۸
- ۲۱۔ راستوں کا حق دو۔ ۱۹

- ۱۹ - ۲۲۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔
- ۲۰ - ۲۳۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا۔
- ۲۰ - ۲۴۔ واقعہ۔
- ۲۱ - ۲۵۔ اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنا۔
- ۲۱ - ۲۶۔ کسی کے گھر جاتے وقت سلام کرنا۔
- ۲۱ - ۲۷۔ جماعت میں سے ایک فرد کا سلام کرنا۔
- ۲۲ - ۲۸۔ بار بار سلام کرنا۔
- ۲۳ - ۲۹۔ کسی آڑ کے آجانے کے بعد سلام۔
- ۲۳ - ۳۰۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام کرنا۔
- ۲۳ - ۳۱۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے رحمت بھرا سلوک۔
- ۲۴ - ۳۲۔ عورتوں کو سلام۔
- ۲۵ - ۳۳۔ سلام نہ کرنے والا بخیل ہے۔
- ۲۵ - ۳۴۔ کسی کا سلام آنے پر کیسے جواب دیا جائے؟
- ۲۶ - ۳۵۔ مخلوط اجتماع میں سلام۔
- ۲۶ - ۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ اور درس۔
- ۲۷ - ۳۷۔ غیر مسلموں کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہئے۔
- ۲۸ - ۳۸۔ غیر مسلموں سے اندازِ سلام۔
- ۲۸ - ۳۹۔ یہود و نصاریٰ کی طرح سلام نہ کریں۔
- ۲۹ - ۴۰۔ کبار میں مبتلا شخص کو سلام کرنے کی ممانعت۔

فیض نگینہ بوسیله مدینہ منورہ جاری رہے گا

بفیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،
 نیرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبده العارفین،
 پیکرِ صدق و صفاء، عاشقِ رسول، فنا فی الرسول،
 پروانہ توحید و رسالت، امینِ علم لدنی،
 حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی صاحبِ نگینہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

رحمہ اللہ تعالیٰ

مرکزِ انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ پیلہ گوجراں شریف چک نمبر ۷۶ اگ۔ ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

انتساب

بندۂ ناچیز ”آدابِ سلام“ کے عنوان سے تالیف کی گئی، اپنی اس کتاب کو ان
 بندگانِ الہ العالمین کے نام منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے، جنہوں نے قرب
 الہی حاصل کرنے کے لئے قرآنِ مجید و سُنّتِ مبارکہ کے مطابق اپنی زندگیاں
 گزارنے کا عہد کر رکھا ہے جو دوست بناتے ہیں، دشمن نہیں بناتے اور ہر ایمان والے
 کو سلام کرنے میں پہل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جو رب
 ذوالجلال کا قرب پانے کیلئے فرائض اور سنن کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتیں۔

نیاز کیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیش لفظ

محبّتوں اور دوستیوں کے بندھن قائم کرنے اور پھرا نہیں مضبوط کرنے کا خوبصورت طریقہ آپس میں سلام کرنا ہے۔ سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کے آداب سے آگاہی ضروری ہے۔

کئی لوگ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں، آؤ جناب کیا حال ہے؟ کئی لوگ سلام کرتے ہوئے ”ساواں علیکم، سلام علیکم یا سام علیکم“ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ان تمام حضرات کی نیت اگرچہ سلام کرنا ہی ہوتی ہے۔ مگر یہ طریقہ درست نہیں ہے۔ لہذا ایسے حضرات کو ”آدابِ سلام“ سے واقف ہونا چاہیے تاکہ سلام کرنے کی اصل غرض و غایت یعنی محبت اور دوستی کا ثمر بار آور ہو۔

خیر اندیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

سلام

وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ط
(النساء: ۸۴) ”اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اُس سے بہتر لفظ میں جواب دو یا اُنہی الفاظ کو لوٹا دو“۔

”تحیہ کے معنی ہیں درازی عمر کی دُعا الدعاء بالحیاء۔ یہاں یہ سلام کے معنی میں ہے۔ سلام حقوقِ اسلام میں سے ہے۔

... فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبْرَكَةٌ طَيِّبَةٌ ط ... (النور: ۶۱) ”جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو اللہ (ﷻ) کی طرف سے تحیت ہے مبارک پاکیزہ“۔

اشعۃ للمعات میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:-
السَّلَامُ عَلَيْكَ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تیرے حال پر آگاہ ہے۔ اس لئے تو غافل مت رہ یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اسم تجھ پر ہے یعنی تو اُس کی نگہبانی میں ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تیرے ساتھ ہے۔ اکثر علماء کرام نے سَلَامٌ عَلَيْكَ کا معنی یہ کیا ہے کہ تو میری طرف سے سلامتی میں ہے اور مجھے اپنی طرف سے سلامت رکھ۔

سلام سلم سے مشتق ہے جس کا معنی مصالحت ہے یعنی میری طرف سے تو مامون ہے اور مجھے بھی اَمِن میں رکھ۔ سلام کا طریقہ ابتدائے اسلام میں کافر اور مسلمان میں فرق کے لئے شروع کیا گیا تھا تا کہ کوئی ایک دوسرے کے ساتھ تعرض نہ کرے گویا یہ مسلمان ہونے کا اعلان تھا۔ بعد میں یہ طریقہ باقاعدہ جاری ہو گیا۔

”سلام“ کے لغوی معنی ہیں آفات اور بلیات سے سلامتی۔ اللہ تبارک

و تعالیٰ کا صفاتی اسم مبارک ”السلام“ بھی ہے، بمعنی تمام عیوب سے پاک، اپنے بندوں کو سلامتی اور امن دینے والا۔ یہاں سلام سے وہ سلام مراد ہے جو آتے جاتے وقت مسلمان ایک دوسرے سے کہتے ہیں یعنی السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس کا جواب دینا (کم از کم) وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ ہے۔ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے معنی ہیں۔ ”تم پر ہر سلامتی اور امان نازل ہو“۔ مسلمان کو سلام کرنا سُنّت ہے اور جواب دینا فرض ہے مگر سلام کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔ جیسے وقت پر قرض ادا کرنا فرض ہے اور وقت سے پہلے ادا کرنا سُنّت۔ مگر ثواب اس کا زیادہ ہے کہ وعدے سے پہلے ادا کر دے۔ ایسے ہی مقروض کو ڈھیل اور مہلت دینا فرض ہے اور معاف کر دینا سُنّت ہے اور معاف کر دینے کا ثواب زیادہ ہے۔ دلوں کی عداوت مٹانے اور محبت پیدا کرنے کے لئے سلام اور مصافحہ ایک اکسیر ہے۔

سلام اسم مصدر ہے تسلیم کا۔ اس کا معنی ہے سلامتی اور خامیوں و عیبوں سے پاک ہونا۔ السلام اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

.... الْمَلِکُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ (الحشر: ۲۳)

”بادشاہ نہایت پاک، سلامتی دینے والا (اپنی مخلوق کو)“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو قعدے میں یوں کہتے:

السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِئِيلَ
السَّلَامُ عَلَى مُكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَلَمْ أَنْصَرَفِ النَّبِيُّ
صلی اللہ علیہ وسلم أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ

”اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى پر سلام اُس کے بندوں کی طرف سے (حضرت) جبرائیل علیہ السلام پر سلام (حضرت) میکائیل علیہ السلام پر سلام فلاں پر سلام۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرہ (انور) کر کے فرمایا: اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى ہی سلام ہے۔ (اس لئے یوں نہ کہو کہ اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى پر سلام)

جب کوئی تم میں سے نماز میں قعدہ کرے تو یوں کہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ”تمام قویٰ، فعلی اور مالی عبادات اللہ (جلّیلا) کے لئے ہیں (ان میں اور کوئی شریک نہیں)“ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلَی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ فَانَّہُ اِذَا قَالَ ذٰلِکَ اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ”جس وقت تم نے یہ کہا تو اللہ (وجلّیلا) کے ہر نیک بندے کو چاہے وہ زمین میں ہو یا آسمان میں تمہارا سلام پہنچ جاتا ہے۔ (پھر کہے) اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ پھر اس کے بعد نمازی جو چاہے دُعا کرے دین کی ہو یا دنیا کی۔ ۱

ظہورِ اسلام سے پہلے:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کُنَّا فِی الْجَاهِلِیَّةِ یَقُوْلُ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِکَ عَیْنَا وَ اَنْعَمَ صَبَاحًا فَلَمَّا کَانَ اِلَّا سَلَامٌ نَّهَیْنَا عَنْ ذٰلِکَ ۲ ”ہم زمانہ جاہلیت میں کہتے تھے اللہ (تبارک و تعالیٰ) تیری آنکھ ٹھنڈی کرے اور سویرا اچھا ہو۔ جب اسلام آیا تو ہم اس سے روک دیئے گئے۔“

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سلام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے حضرت آدم علیہ السلام کو اُن کی صورت پر پیدا فرمایا ۱ مسلم حدیث نمبر ۴۰۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۳۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۴۹، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۰ (حدیث نمبر ۳۸۱-۶۳۲۸-۶۲۶۵-۶۲۳۰-۱۲۰۲-۸۳۵)، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۷۵، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۸۲-۴۲۷، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۵، مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر ۳۰۶۱-۲ مشکوٰۃ ص ۳۹۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۲۳۱۔

(جس شکل پر اُنہیں رہنا تھا) اُن کے قد کی لمبائی ساٹھ گز تھی (یعنی ساٹھ ہاتھ، شرعی گز ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے یعنی نوے (۹۰) فٹ لمبے تھے) تو جب اُنہیں پیدا کیا گیا تو فرمایا: جاؤ اُن لوگوں (یعنی فرشتوں) کو سلام کرو۔ فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی (تو فرمایا) تم اُنہیں سلام کرنا اور سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں؟ پھر وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا تحیہ (یعنی سلام) ہے۔ چنانچہ آپ گئے:

فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ (حضرت آدم علیہ السلام نے) فرمایا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ تو سب (فرشتوں) نے جواباً عرض کیا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔ اُنہوں نے ”رَحْمَةُ اللَّهِ“ زیادہ کہا۔ پھر فرمایا جو لوگ بھی جنت میں جائیں گے سب حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے اور جنت میں جانے والے ہر شخص کا قد ۹۰ فٹ ہوگا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد مخلوق کے قد کم ہوتے رہے حتیٰ کہ اب تک کم ہوتے رہے ہیں۔ ۳ نوٹ: جواب سلام میں السلام علیکم کہنا بھی جائز ہے۔

سلام پھیلاؤ:

تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ (مکہ مکرمہ سے) مدینہ (منورہ) تشریف لائے لوگ آپ ﷺ کی طرف چلے اور کہنے لگے اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے رسول (کریم ﷺ) تشریف لائے اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے رسول (کریم ﷺ) تشریف لائے (تین بار کہا) تو میں بھی لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ کی زیارت کے لئے چلا۔ جب میں نے آپ ﷺ کا (نورانی) چہرہ (مبارک) اچھی طرح دیکھا تو میں پہچان گیا یہ (نورانی) چہرہ (مبارک) جھوٹ بولنے والے کا نہیں (بلکہ درحقیقت آپ ﷺ اللہ تبارک و تعالیٰ

۳ مشکوٰۃ ص ۳۹۷ بخاری جلد ۲ ص ۹۱۹، مسلم جلد ۲ ص ۳۸۰، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۵، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۸۸، قرطبی جلد ۱ جز ۱ ص ۲۱۸ (اشارہ) مصنف عبدالرزاق جلد ۱ ص ۳۸۴، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۲۷۔

کے سچے رسول ہیں ﷺ۔ اہل اللہ کے چہرے پر ایسے انوار و برکات نمایاں ہوتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو اُن کی تصدیق ہو جاتی ہے اور جو لوگ معرفت میں کامل ہوتے ہیں وہ چہرہ دیکھ کر جھوٹے اور سچے کی تمیز کر لیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے اور تمام اگلی کتابوں میں جو آپ ﷺ کی نشانیاں آئی تھیں اُن سے واقف تھے۔ اُنہوں نے آپ ﷺ کا چہرہ (مبارک) دیکھ کر پہچان لیا کہ درحقیقت آخری زمانہ کے آپ ﷺ ہی وہ نبی کریم ﷺ ہیں جن کی بشارت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے پہلی جو بات سنی وہ یہ تھی: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَنَامُ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ۝ ”اے لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی ایک دوسرے کو سلام کیا کرو) اور کھانا کھلاؤ رشتوں کو جوڑو اور جب لوگ سو رہے ہوں تو رات کو نماز پڑھو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں جاؤ۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِعُوا الطَّعَامَ وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۝ ”سلام پھیلاؤ کھانا کھلاؤ اور ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔“

حضرت عبدالرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ ۝ ”رحمان (یعنی اللہ معبود برحق) کی عبادت کرو اور سلام پھیلاؤ۔“

سلام کی اشاعت کرنا:

حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عبد

اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے اور پھر اُن کے ساتھ بازار تک جاتے تھے۔ فرماتے ہیں جب ہم بازار جاتے تو۔

لَمْ يَمُرُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا عَلَى مُسْكِينٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی معمولی چیزیں بیچنے والے، شاندار تجارت کرنے والے، مسکین اور کسی شخص کے پاس سے گزرتے تو اُس کو سلام کرتے۔“

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا تو مجھ سے بازار تک چلنے کے لئے کہا۔ میں نے جواباً کہا کہ آپ بازار جا کر کرتے کیا ہیں؟ نہ تو خرید و فروخت کے لئے کسی دکان پر کھڑے ہوتے ہیں، نہ سامان کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، نہ اُس کا بھاؤ لگاتے ہیں، نہ ہی بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں، تو ہمارے ساتھ یہاں ہی بیٹھے باتیں کر لیں۔ جواباً حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا:

”يَا أَبَا بَطْنٍ (اے پیٹ والے راوی کا پیٹ بڑا تھا) ہم (لوگوں کو) سلام (کرنے) کے لئے جاتے ہیں کہ جو ہم کو ملے ہم اُسے سلام کریں۔“

اسلام میں اچھا کام:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) أَيْ إِلَّا سَلَامٌ خَيْرٌ قَالَ تَطْعَمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ۝ ”کون سا اسلام اچھا ہے؟ (یعنی اسلام میں کون سا

بے مشکوٰۃ ص ۴۰۰، موطا امام مالک باب السلام حدیث نمبر ۶، البیہقی فی شعب الایمان حدیث نمبر ۸۷۹۰، مرقاة جلد ۸ ص ۴۸۵۔ ۸۔ مشکوٰۃ ص ۳۹۷، بخاری جلد ۱ ص ۶، جلد ۲ ص ۹۲۱، مسلم جلد ۱ ص ۴۸، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۹، نسائی جلد ۲ ص ۲۶۷، ابن ماجہ ص ۲۴۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۲، شرح السنۃ جلد ۶، جلد ۲ ص ۳۳۱۔

عمل اچھا ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (۱) تم کھانا کھلاؤ اور (۲) سلام کرو؛ اُسے جسے پہچانو اور اُسے جسے نہ پہچانو۔

آپس میں محبت کرنے کا طریقہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَوْمِنُوا وَلَا تَوْمِنُوا حَتَّى تُحَابُّوا إِلَّا أَذَلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ ۙ

”تم جنت میں نہ جاؤ گے حتیٰ کہ تم مومن بن جاؤ اور مومن نہ بنو گے یہاں تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں اس پر رہبری نہ کروں کہ جب تم وہ کر لو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، جی ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ فرمایا: اپنے درمیان سلام پھیلاؤ۔“ یعنی جب ایک دوسرے سے ملو تو ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ کرو۔ سلام معرفت کا اولین ذریعہ ہے اور محبت کی کنجی ہے۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اُس سے سلام کا منتظر نہ رہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنیٰ یا اعلیٰ یا ہمسر ہو کمالِ ایمان کا یہی شیوہ ہے۔

جتنا لمبا سلام اتنی زیادہ نیکیاں:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَشْرُ ثَمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عَشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ

۱ مشکوٰۃ ص ۳۹۷، مسلم جلد ۱ ص ۵۴، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۹۵-۳۹۱، مصنف عبد الرزاق جلد ۱ ص ۳۸۵، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۰، ترمذی جلد ۲ ص ۹۸، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۹، ابن ماجہ ص ۲۷۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ ص ۱۴۰۔

ثَلَاثُونَ ۱۔ ”ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ آپ ﷺ نے اُس کو جواب عطا فرمایا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”دس“۔ پھر دوسرا آدمی آیا۔ اُس نے عرض کیا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تُو (نبی کریم ﷺ نے) جواب ارشاد فرمایا۔ وہ شخص بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”بیس“۔ پھر ایک اور شخص آیا، اُس نے کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (آپ ﷺ نے) اُسے جواب ارشاد فرمایا۔ وہ شخص بھی بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”تیس“۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص آیا، اُس نے کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ اَرْبَعُونَ وَقَالَ هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ ۱۱ ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ تُو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”چالیس“ اور فرمایا یونہی اضافہ ہوتا رہے گا۔

سلام میں ابتداء کرنے والا:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اَلْبَادِيُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ ۱۲ ”سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے دُور ہے (بری ہے)۔“

یہ عمل مجرب ہے۔ جو شخص سلام کرنے میں پہل کرتا ہے اُس کے دل میں عجز و انکساری اور نیاز مندی پیدا ہوتی ہے۔ وہ انشاء اللہ مغرور و متکبر نہ ہوگا۔

کلام سے پہلے سلام:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۔ مشکوٰۃ ص ۳۹۸، مصنف عبد الرزاق جلد ۱۰ ص ۳۸۹، ترمذی جلد ۲ ص ۹۸، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۹، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۶۷۔ ۱۱۔ مشکوٰۃ ص ۳۹۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۹۶، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۶۷۔ ۱۲۔ مشکوٰۃ ص ۴۰۰، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۸۶۔

السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ ۱۳ ”سلام کلام سے پہلے ہے۔“
بہتر کون؟

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُ هُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ ۱۴
”کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑ دے (یعنی ترک ملاقات کر کے خفا رہے) دونوں ملیں بھی تو یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر منہ پھیرے۔ اُن دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے (اور ملے)۔“

کون کس کو سلام کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ ۱۵ (۱) سوار پیدل کو سلام کرے (۲) پیدل (چلنے والا) بیٹھے کو سلام کرے اور (۳) تھوڑے زیادہ (لوگوں) کو سلام کریں۔
انہی سے مروی دوسری روایت میں ہے: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ ۱۶ (۴) چھوٹے بڑوں کو سلام کریں اور (۵) گزرنے والے بیٹھے ہوؤں کو سلام کریں۔

مذکورہ بالا احکام میں حکمت یہ ہے کہ چھوٹے کو بڑے کے سامنے تواضع اور

۱۳ مشکوٰۃ ص ۳۹۹ ترمذی جلد ۲ ص ۹، مرقاة جلد ۸ ص ۳۷۲-۳۷۳ بخاری جلد ۲ ص ۹۲۱، مسلم جلد ۱ ص ۳۱۵ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۹۱۱ ترمذی حدیث نمبر ۱۹۳۲ ابن ماجہ حدیث ۴۶ مسند احمد جلد ۱ ص ۷۶ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۳۰۳-۱۵ مشکوٰۃ ص ۳۹۷ بخاری جلد ۲ ص ۹۲۱ ترمذی جلد ۲ ص ۹۹ مسند احمد جلد ۲ ص ۵۱۰ داری جلد ۲ ص ۲۷۶، مسلم حدیث نمبر ۲۱۶۰ ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۹۹ مرقاة جلد ۸ ص ۴۵۸ مصنف عبد الرزاق جلد ۱ ص ۳۸۷-۱۶ مشکوٰۃ ص ۳۹۷ بخاری جلد ۲ ص ۹۲۱، مصنف عبد الرزاق جلد ۱ ص ۳۸۸ ترمذی جلد ۲ ص ۱۰۰ ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۰ مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۴۔

انکساری کرنی چاہئے اور اُس کی تعظیم و توقیر کرے ایسے ہی قلیل کو کثیر کے ساتھ کرنا چاہئے اس میں بھی تواضع ہے۔ کیونکہ بڑے لوگوں کا حقِ عظیم تر ہوتا ہے۔ رہا سوار کا پیادہ کو سلام کرنا یہ اس لئے کہ سوار کو اپنے سوار ہونے کے باعث تکبر نہ ہو۔ اس لئے اس کو تواضع کا حکم دیا گیا ہے۔ چلنے والے کا بیٹھنے والے کو سلام کرنے کی حکمت یہ ہے کہ چلنے والا لوگوں کے پاس آتا ہے۔ اس لئے وہ جلدی سلام کرے تاکہ اُن کو سلامتی سے خبردار کرے اور اُس کی دُعا کے سبب وہ لوگ اُس کے شر سے امن میں رہیں۔

تعلیماً چھوٹوں کو سلام:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلٰی غُلَمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ ۱۔ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند لڑکوں (بچوں) کے پاس سے گزرے اور انہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیماً) سلام فرمایا۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ سے قریب تر:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اَوَّلٰی النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَا بِالسَّلَامِ ۱۸۔ ”بے شک اللہ (تبارک و تعالیٰ) سے قریب تر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔“

مومن کے مومن پر حقوق:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتٌّ خِصَالٌ يَّعُوْذُہُ اِذَا مَرَضَ وَيَشْہُدُہُ اِذَا مَاتَ وَيُجِیْبُہُ اِذَا دَعَاہُ وَيُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہُ

۱۔ مشکوٰۃ ص ۳۹۷، مرقاۃ جلد ۸ ص ۲۵۹، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۴، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۴، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۴، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۰۔ ۱۸۔ مشکوٰۃ ص ۳۹۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۵۴، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۲۷، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۰، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۰۸۔

وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ وَلَمْ أَجِدْهُ ۱۹
”مومن کے مومن پر چھ حقوق ہیں:

- (۱) جب بیمار ہو تو اُس کی مزاج پر سی (یعنی عیادت) کرے۔
- (۲) جب مر جائے تو اُس کے جنازہ میں حاضر ہو۔
- (۳) جب اُسے دعوت دی جائے تو قبول کرے۔
- (۴) جب اُس سے ملے تو اُس سے سلام کرے۔
- (۵) جب چھینکے تو اُسے جواب دے اور
- (۶) جب وہ غائب یا حاضر ہو تو اُس کی خیر خواہی کی جائے۔“

اس طرح کی ایک حدیث شریف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس میں چھ باتوں کا ذکر ہے۔ اُن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف کی پہلی پانچ باتیں مشترک ہیں جبکہ چھٹی خصلت یہ بیان فرمائی ہے۔ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ۲۰ ”اور اُس کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں: نَصْرُ الضَّعِيفِ وَعَوْنُ الْمَظْلُومِ وَابْرَارُ الْمُقْسِمِ کا ذکر ہے۔ یعنی ”نا تواں کی مدد کرنا“ مظلوم کی مدد کرنا اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا۔“

مجلس میں آنے والا کیا کہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَّالَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلْيَسِتِ الْأُولَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ ۲۱

۱۹ مشکوٰۃ ص ۳۹۷، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۸۵، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۳، نسائی حدیث نمبر ۱۹۳۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۶۸، مرقاة جلد ۸ ص ۲۵۶۔ ۲۰ ترمذی حدیث نمبر ۲۷۳۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۳۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۶۸، مرقاة جلد ۸ ص ۲۶۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۴۳۔ ۲۱ مشکوٰۃ ص ۳۹۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۰، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۱، ترمذی جلد ۲ ص ۱۰۰، مرقاة جلد ۸ ص ۴۷۸۔

”جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس تک پہنچے تو سلام کرے پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق دار نہیں۔“ (یعنی دونوں سنت ہونے میں برابر ہیں)۔

راستوں کا حق دو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطَّرِيقَاتِ إِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيلَ وَرَدَّ التَّحِيَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَأَعَانَ عَلَى الْحُمُولَةِ ۲۲ ”راستوں میں بیٹھنے میں بھلائی نہیں سوائے اُس کے جو: (۱) راستہ بتلائے۔ (۲) سلام کا جواب دے۔ (۳) نگاہ نیچی رکھے اور (۴) سوار کرنے میں مدد دے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے مطابق مظلوم کی مدد کرنا اور گم شدہ کو (بھولے ہوئے کو) ہدایت دینا (بھی شامل ہے)

راستوں میں بیٹھنے سے بچو:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَيَاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدُّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ۲۳ ”راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کو وہاں بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں، ہم وہاں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا: بغیر بیٹھے چارہ نہ ہو تو راستہ کو اُس کا حق دو۔ انہوں نے عرض کیا: یا

۲۲ مشکوٰۃ ص ۳۹۹، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۶۵، مرقاة جلد ۸ ص ۳۷۹-۳۸۰، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۰، قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۱۲۸، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۳۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) راستہ کا حق کیا ہے؟ تو آپ ﷺ فرمایا: (۱) نگاہ نیچی رکھنا۔ (۲) تکلیف دہ چیز ہٹا دینا۔ (۳) سلام کا جواب دینا۔ (۴) اچھائیوں کا حکم دینا۔ اور (۵) برائیوں سے روکنا۔

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَهٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ** ۲۴ ”اے میرے بچے جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو۔ اس طرح تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی۔“

اپنے گھر میں جہاں ماں باپ اور بیوی بچے ہوں، سلام کر کے داخل ہونا چاہیے۔ اس سے گھر میں اتفاق اور روزی میں برکت ہوتی ہے، یہ نسخہ مجرب ہے۔ بندہ ناچیز منیر احمد یوسفی اور بندہ کا گھرانہ نبی کریم ﷺ کے صدقے، اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر عامل ہے اور اس کی بہت برکتیں دیکھی ہیں۔

واقعہ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اُس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ إِنْ كَانَ فِيهِ أَحَدٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَى وَاقِرْ أَوْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرَّةً وَاحِدَةً** ۲۵ ”جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو خواہ کوئی اُس میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام پڑھو اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھو۔“

۲۴ مشکوٰۃ ص ۳۹۹، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۶۰-۲۵، تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰، تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۷۴، کشف الاسرار جلد ۱ ص ۶۶۱، جلاء الافہام لابن قیم الجوزی ص ۲۵۵، الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام ص ۲۵۶، از قاضی محمد سلیمان منصور پوری۔

اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس پر دولت کی ریل پیل کر دی یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو دینے لگا۔

اِذن مانگنے سے پہلے سلام کرنا:

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دودھ یا ہرنی کا بچہ اور لکڑیاں دے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے اعلیٰ حصہ میں تھے۔ فرماتے ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے نہ سلام کیا اور نہ اجازت چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِرْجِعْ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَدْخُلْ ۲۶ ”(باہر) لوٹ جاؤ اور السَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہو اور اجازت چاہو کہ کیا میں اندر آ جاؤں۔“ یہ واقعہ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔

کسی کے گھر جاتے وقت سلام کرنا:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ اَهْلِهِ وَ اِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدَعُوا اَهْلَهُ، بِسَلَامٍ ۲۷ ”جب تم کسی کے گھر میں جاؤ تو اُس کے باشندوں کو سلام کرو اور جب نکلو تو وہاں کے باشندوں کو سلام سے وداع کہو۔“

جماعت میں سے ایک فرد کا سلام کرنا:

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: يَجْزِي عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوا اَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيَجْزِي عَنِ الْجُلُوسِ اَنْ يَرُدَّ اَحَدُهُمْ ۲۸

۲۶ ترمذی جلد ۲ ص ۱۰۰ مسند احمد جلد ۳ ص ۲۱۲ اسنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۸ ص ۳۴۰ مشکوٰۃ ص ۲۰۱۔ ۲۷ مشکوٰۃ ص ۳۹۹ مصنف عبد الرزاق جلد ۱ ص ۳۸۹۔ ۲۸ قرطبی جلد ۳ جز ۵ ص ۱۹۳ ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۱ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۴۸ مرقاة جلد ۸ ص ۴۶۹۔

”جماعت کی طرف سے یہ جائز ہے کہ اُن کی طرف سے کوئی ایک لوگوں کو سلام کر دے (اور جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے سلام کیا گیا ہے) اُس جماعت میں سے کسی ایک کا جواب دے دینا (سب کی طرف سے) جائز ہے۔“
بار بار سلام کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے اُس (آنے والے) شخص نے نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کے ساتھ جواب دیا ”وَعَلَيْكَ السَّلَامُ“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ”لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی“۔ وہ گیا اور نماز پڑھی، پھر آ کر سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فرمایا اور دوبارہ نماز پڑھنے کا پہلے کی طرح حکم فرمایا۔ وہ گیا پھر نماز پڑھی پھر لوٹا اور سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو تیری نماز نہیں ہوئی۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے نماز پڑھنا سکھائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز سے پہلے اچھا اور پورا وضو کیا کرو اور بڑے اطمینان سے نماز پڑھا کرو ہر رکن کی ادائیگی صحیح کیا کرو۔ قیام صحیح اور رکوع کے بعد بالکل سیدھا کھڑے ہونے کے بعد سجدہ بھی اطمینان سے کیا کرو“۔ ۲۹
 اس حدیث شریف میں ایک ہی مقام پر آنے جانے پر بار بار سلام کرنے کا ذکر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے نماز کے لئے تو فرمایا کہ دوبارہ پڑھو کیونکہ اُس کی نماز کی ادائیگی کا طریقہ درست نہیں تھا۔ مگر بار بار سلام پر کچھ نہیں فرمایا، بلکہ ہر بار جواب عنایت فرمایا۔ معلوم ہوا ایک جگہ بار بار آنے سے بار بار سلام کرنا طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے اور بار بار جواب دینا سنتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

۲۹ بخاری جلد ۲ ص ۹۲۴، ترمذی جلد ۲ ص ۹۸، ابن ماجہ ص ۲۷۱، مختصر، مسند احمد ص ۲۳۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۵، دارقطنی جلد ۱ ص ۹۳، مصنف عبدالرزاق جلد ۲ ص ۳۷۰، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۲۹۹-۲۳۵، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۴۰۔

کسی آڑ کے آجانے کے بعد سلام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جَدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ ۳۰ ”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے تو اُس سے سلام کرے پھر اگر اُن کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جائے تو اُس (آڑ کے ختم ہونے کے بعد جب دوبارہ اپنے اُسی بھائی) سے ملے تو پھر سلام کرے۔“ (یہ سلام غائب ہونے کے بعد جب دوبارہ ملنے پر ہے اگرچہ معمولی سی دیر کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہوا ہے)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام کرنا:

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں، اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرَائِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ: قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَرَى مَا لَا نَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۱ ”اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) یہ (حضرت جبرائیل علیہ السلام) ہیں تمہیں سلام کرتے ہیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں میں نے جواب دیا، وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے (حضرت نعمان اور یونس کی روایات میں وَبَرَكَاتُهُ کے الفاظ بھی ہیں)۔

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے رحمت بھرا سلوک:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ۳۰ مشکوٰۃ ص ۳۹۹، تلخیص الحجیر جلد ۲ ص ۹۳، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۰-۳۱ بخاری جلد ۲ ص ۹۲۳، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۷، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹، ابن ماجہ ص ۲۷۱۔

ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَادْعُوهُ ۳۲ ”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل و عیال کے لئے سب سے اچھا ہوں۔ جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اُس کے متعلق (بری باتیں کرنا) چھوڑ دو۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِلنِّسَاءِ ۳۳ ”تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو (اپنی) عورتوں کے لئے اچھا ہے۔“

نبی کریم ﷺ ہر ایک شوہر کے لئے ضروری فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ خوش مزاج ہو۔ نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب گھر میں داخل ہوتے تو أَلْسَلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ خود فرمایا کرتے تھے اور رات کے وقت سلام ایسی آہستگی سے فرماتے کہ بیوی جاگتی ہوتی ہو تو سن لے اور سو گئی ہو تو جاگ نہ پڑے۔ ۳۴

عورتوں کو سلام:

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ ۳۵ ”نبی کریم ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام فرمایا۔“

۳۲ ترمذی حدیث نمبر ۳۸۹۵ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۷۷ داری جلد ۲ ص ۱۵۹ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۳۷۸ مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۳۰۳ جلد ۹ ص ۱۷۴ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۹ ص ۳۶۳ ابن حبان حدیث نمبر ۱۳۱۵۱۳۱۲ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۹ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۵۳۳۲۵۳ مرقاة جلد ۶ ص ۳۶۸ مستدرک حاکم جلد ۳ حدیث نمبر ۳۱۱ کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۹۸۹-۴۴۹۹۱-۴۴۹۹۲ حدیث نمبر ۴۴۹۹۰ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۹-۴۴ رحمة للعالمین جلد ۲ ص ۱۴۲ (چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور) ۳۵ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۵ مسند احمد ص ۴۵۷ مشکوٰۃ ص ۳۹۹۔

نوٹ: اجنبی عورتوں کو سلام کرنا رسول کریم ﷺ کے لئے خصائص میں سے ہے کہ وہاں فتنہ کا خطرہ نہیں۔ دوسرے مسلمان خصوصاً نوجوان مرد اجنبی نوجوان عورتوں کو ہرگز سلام نہ کریں اور نہ اُن کے سلام کا جواب دیں کہ یہ سلام شر اور فتنہ کی ابتداء بن سکتا ہے۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فسلم عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ۳۶ ”عورتوں کے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے (فرماتی ہیں اُن میں چند عورتوں میں تھی) تو حضور ﷺ نے ہم (سب کو) سلام فرمایا۔“

سلام نہ کرنے والا بخیل:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، عرض کیا، فلاں شخص کی کھجور کی شاخ میرے باغ میں ہے۔ اُس کی شاخ مجھے بہت اذیت دیتی ہے تو رسول کریم ﷺ نے اُسے کہلا بھیجا کہ: اَنْ بَعْنِي عَذْقَكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْ لِي قَالَ لَا قَالَ فَبَعْنِيهِ بَعْدُ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ ابْخَلُ مِنْكَ اِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ ۳۷ ”(فرمایا) میرے ہاتھ اپنی یہ شاخ فروخت کر دے وہ بولا نہیں، فرمایا: تو مجھے ہبہ کر دے۔ بولا نہیں۔ فرمایا: تو اسے میرے ہاتھ جنت کے درخت کے عوض بیچ دے، بولا نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا جو تجھ سے زیادہ بخیل ہو، سوائے اُس کے جو سلام میں بخل کرے۔“

کسی کا سلام آنے پر کیسے جواب دیا جائے؟:

حضرت غالب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے ۳۶ مشکوٰۃ ص ۲۰۰، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۷۰، مرقاۃ جلد ۸ ص ۲۸۲-۳۷۷ مشکوٰۃ ص ۲۰۰۔

دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا۔ کہنے لگا، میرے والد نے میرے دادا سے حدیث بیان کی ہے، فرمایا: مجھے میرے والد گرامی نے فرمایا: حضور ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے میرا سلام کہو۔ فرماتے ہیں، میں آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اَبی یَقْرَئُکَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلَیْ اَبِیْکَ السَّلَامُ ۳۸ ”میرے والد (گرامی) آپ ﷺ کو سلام عرض کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تم پر اور تیرے باپ پر سلام ہو۔“ (مطلب یہ ہے کہ جب کسی کا سلام آئے تو جواب میں کہنا چاہیے وَعَلَیْکُمْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ) مخلوط اجتماع میں سلام:

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْہِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَعَبْدَةٌ اِلَّا وَثَانٌ وَالْیَہُوْدُ فَسَلَّمَ عَلَیْہُمْ ۳۹ ”رسول کریم ﷺ ایک مجلس پر گزرے جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست اور یہود مخلوط لوگ موجود تھے، حضور ﷺ نے انہیں سلام فرمایا۔“ (اور نیت مسلمانوں کی فرمائی) نبی کریم ﷺ کا واقعہ اور درس:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، یہود کی ایک جماعت نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کی اجازت چاہی (جب اجازت ملی) تو انہوں نے کہا: اَلْسَامُ عَلَیْکُمْ ”آپ (ﷺ) پر موت ہو۔“ فرماتی ہیں، میں نے کہا: بَلْ عَلَیْکُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ ”بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔“ (فرماتی ہیں) تو رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا، اللہ (تبارک و تعالیٰ) رحیم ہے اور ہر کام میں نرمی پسند فرماتا ہے۔“ تو میں نے

۳۸ مشکوٰۃ ص ۳۹۹۔ ۳۹ مشکوٰۃ ص ۳۹۸، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۴، مصنف عبد الرزاق جلد ۵ ص ۴۹۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۰۳، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۴۱، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹۔

عرض کیا! کیا آپ ﷺ نے سنا نہیں، جو ان لوگوں نے کہا؟ (آپ ﷺ نے) فرمایا! میں نے (جو جواب میں) کہا: وَعَلَيْكُمْ (اور تم پر) کیا یہ تم نے نہیں سنا؟ ۴۰ انہی سے مروی دوسری روایت میں ہے وہ یہود بولے ”السَّامُ عَلَيْكُمْ“ تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”وَعَلَيْكُمْ“ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہہ دیا۔ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ ”تم پر موت ہو تم پر اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی لعنت ہو اور اللہ (تبارک و تعالیٰ) تم پر غضب فرمائے“۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكَ وَالْعَنْفَ وَالْفُحْشَ ”ٹھہرو“ نرمی لازم کرو اور سختی اور فحش سے بچو“۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا، آپ ﷺ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا۔ فرمایا: کیا تم نے یہ سنا جو میں نے کہا؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ ۴۱ ”میں نے اُن پر ہی لوٹا دیا۔ تو میری دُعا اُن کے بارے میں قبول ہوگی مگر اُن کی دُعا میرے بارے میں قبول نہ ہوگی“۔

غیر مسلموں کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہئے:

حضرت عبد الرحمن جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اِنِّیْ رَاکِبٌ غَدًا اِلٰی الْیَهُودِ فَلَا تَبْدَءُ وَهُمْ بِالسَّلَامِ، فَاِذَا سَلَّمُوْا عَلَیْکُمْ فَقُولُوْا وَعَلَیْکُمْ ۴۲ ”میں کل سوار ہو کر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم اُن کو سلام کرنے میں پہل نہ کرنا۔ جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں تم وَعَلَیْکُمْ کہو“۔

۴۰ مشکوٰۃ ص ۳۹۸، بخاری جلد ۲ ص ۹۴۶، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۴، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹، مشکوٰۃ ص ۳۹۸، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۹، بخاری جلد ۲ ص ۹۴۷، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۴، ابن ماجہ ص ۲۷۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ ص ۱۴۲۔

غیر مسلموں سے اندازِ سلام:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ ۚ ”جب تمہیں یہودی سلام کرتے ہیں تو اُن میں سے ہر ایک کہتا ہے: السَّلَامُ عَلَيْكَ ”تم پر موت پڑے“۔ تو تم بس اتنا کہو وَعَلَيْكَ اور ”تم پر“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمُ ۚ ”جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو تم کہہ دو: وَعَلَيْكُمُ اور تم پر۔“

یہود و نصاریٰ کی طرح سلام نہ کریں:

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ إِلَّا شَارَةً بِلَا صَابِعٍ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى إِلَّا شَارَةً بِلَا كَفِّ ۚ ”وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے، تم نہ تو یہود کی مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ سے۔ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں سے اشارہ ہے۔“

یعنی اشارہ سے سلام کرنا، منہ سے کچھ نہ کہنا، یہود و نصاریٰ کا سلام ہے۔ مسلمان یا تو زبان سے سلام کریں یا اشارہ کے ساتھ منہ سے بھی بولیں تاکہ اسلامی اور غیر اسلامی

۳۳ مشکوٰۃ ص ۳۹۸، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۹، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۵، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۳، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۱-۳۶۲، مشکوٰۃ ص ۳۹۸، ابن ماجہ ص ۲۷۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ ص ۴۴۲، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۱، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۵، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۳-۲۱۵، مشکوٰۃ ص ۳۹۹، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۸، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۴۲، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۶۔

سلام میں فرق ہو جائے۔ صرف سر جھکا دینا یا سر یا آنکھوں سے اشارہ کر دینا سلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ سلام کے وقت جھکنا ممنوع ہے۔ تاحد رکوع ہو تو حرام ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ رسول کریم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

کبار میں مبتلا شخص کو سلام کرنے کی ممانعت:

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”کتاب الادب“ میں باب مقرر کیا ہے: **بَابُ مَنْ لَّمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنْ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَالْإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنَ تَوْبَةُ الْعَاصِي؟ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرْبَةِ الْخَمْرِ** ۲۵a باب گناہ کرنے والے کو نہ سلام کرنا اور نہ ہی اُس کا جواب دینا۔ جب تک اُس کی توبہ قبول نہ ہو جائے۔ اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ توبہ کب تک معلوم ہو سکتی ہے؟ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔

مسئلہ: سلام کا جواب فوراً دینا چاہئے اگر تاخیر سے جواب دیا تو وہ جواب نہ ہوگا اور گنہگار ہوگا۔

مسئلہ: سلام اتنا بلند آواز سے کہا جائے کہ جس کو سلام کہنا ہے وہ سن لے اس سے کم جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر گونگے کو سلام کہے تو کلام کے ساتھ اشارہ بھی کرے تاکہ افہام حاصل ہو جائے ورنہ جواب کا مستحق نہ ہوگا۔ یہی حال بہرے کا ہے۔ اگر گونگے کو سلام کیا اور اُس نے ہاتھ کے اشارہ سے جواب دیا تو اس سے فرض ساقط ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر گونگے نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا تو جواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ۲۶ کافر، گمراہ، فاسق اور استنجا کرتے مسلمان کو سلام نہ کریں۔ جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن مجید یا حدیث شریف یا مذاکرہ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول ہو اس حال

میں اُس کو سلام نہ کیا جائے۔ اور اگر کوئی سلام کرے تو اُن پر جواب دینا لازم نہیں۔ جو شخص شطرنج، چوسر تاش گنجه وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسل خانہ میں ہو یا برہنہ ہو اُس کو سلام نہ کیا جائے۔

مسئلہ: جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو بیوی کو سلام کریں برصغیر پاک و ہند میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں حالانکہ دونوں کے بڑے گہرے تعلقات ہوتے ہیں۔ ۴۷

مسئلہ: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور اُن لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ اُن کے دین میں خلل نہ ہو۔

مسئلہ: اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے: اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ۵ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہُ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں امام نخی علیہ الرحمہ نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ (شفا شریف) حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے ”شرح شفا“ میں لکھا ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔ ۴۸

مسئلہ: اہل مجلس پر سلام کیا اُن میں کسی نابالغ عاقل نے جواب دے دیا تو یہ جواب کافی ہے اور بڑھیا نے جواب دیا یہ جواب بھی ہو گیا۔ جوان عورت یا مجنون یا ناسمجھ بچہ نے جواب دیا یہ ناکافی ہے۔ ۴۹

مسئلہ: سائل نے دروازہ پر آ کر سلام کیا اس کا جواب دینا واجب نہیں۔ کچھری میں قاضی جب اجلاس کر رہا ہو اُس کو سلام کیا گیا قاضی پر جواب دینا واجب نہیں۔ لوگ کھانا کھا رہے ہوں اُس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے ہاں اگر یہ بھوکا ہے اور جانتا

۴۷ خزائن العرفان زیر آیت نمبر ۸۸ النساء حاشیہ نمبر ۲۳۱-۲۸ خزائن العرفان۔ ۴۹ الدر المختار جلد ۹ ص ۶۸۳۔

ہے کہ اُسے وہ لوگ کھانے میں شریک کر لیں گے تو سلام کر لے۔ ۵۰۔ یہ اُس وقت ہے کہ کھانے والے کے منہ میں لقمہ ہے اور وہ چبارہا ہے کہ اُس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے اور ابھی کھانے کے لئے بیٹھا ہے یا کھا چکا ہے تو سلام کر سکتا ہے کہ اب وہ عاجز نہیں۔ ۵۱۔

مسئلہ: مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر عورت اجنبیہ نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سنے اور وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ ۵۲۔

مسئلہ: جو شخص علانیہ فسق کرتا ہو اُسے سلام نہ کرے کسی کے پڑوس میں فساق رہتے ہیں مگر اُن سے یہ اگر سختی برتا ہے تو وہ اس کو زیادہ پریشان کریں گے اور نرمی کرتا ہے اُن سے سلام کلام جاری رکھتا ہے تو وہ ایذا پہنچانے سے باز رہتے ہیں تو اُن کے ساتھ ظاہری طور پر میل جول رکھنے میں یہ معذور ہے۔ ۵۳۔

مسئلہ: جو لوگ شطرنج کھیل رہے ہوں اُن کو سلام کیا جائے یا نہ کیا جائے جو علماء سلام کرنے کو جائز فرماتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: کہ سلام اس مقصد سے کرے کہ اتنی دیر تک کہ وہ جواب دیں گے کھیل سے باز رہیں گے۔ یہ سلام اُن کو معصیت سے بچانے کے لئے ہے اگرچہ اتنی ہی دیر تک سہی۔ جو فرماتے ہیں کہ سلام کرنا ناجائز ہے اُن کا مقصد زجر و توبیخ ہے کہ اس میں اُن کی تذلیل ہے۔ ۵۴۔

مسئلہ: کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اُس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اُس نے سلام پہنچایا تو جواب یوں دے کہ پہلے اُس پہنچانے والے کو اُس کے بعد اُس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کہے **وَعَلَيْكَ وَالسَّلَام**۔ ۵۵۔

یہ سلام پہنچانا اُس وقت واجب ہے جب اُس نے اُس کا التزام کر لیا ہو یعنی

۵۰۔ الفتاویٰ الحانیہ کتاب الخطر والاباحۃ فصل فی التسلیم جلد ۲ ص ۳۷۷-۳۷۸ ردالمحتار جلد ۹ ص ۶۸۵-۵۲ الفتاویٰ حانیہ جلد ۲ ص ۳۷۷-۳۷۸ الفتاویٰ الہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب السابع فی السلام جلد ۵ ص ۳۲۶-۵۴ الفتاویٰ الہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب السابع فی السلام جلد ۵ ص ۳۲۶-۵۵ ردالمحتار جلد ۹ ص ۶۸۵۔

کہہ دیا ہو کہ ہاں تمہارا سلام کہہ دوں گا کہ اس وقت یہ سلام اُس کے پاس امانت ہے جو اُس کا حقدار ہے اُس کو دینا ہی ہوگا ورنہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔ اسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے دربار میں میرا سلام عرض کر دینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔ ۵۶

مسئلہ: سلام کی میم کو ساکن کہا یعنی سلام علیکم جیسا کہ اکثر جاہل اسی طرح کہتے ہیں یا سلام علیکم میم کے پیش کے ساتھ کہا ان دونوں صورتوں میں جواب واجب نہیں کہ یہ مسنون سلام نہیں ہے۔ ۵۷

مسئلہ: سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں جواب سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا اور اگر وہ بہرا ہے تو اُس کے سامنے ہونٹ کو جنبش دے کہ اُس کی سمجھ میں آجائے کہ جواب دے دیا۔ چھینک کے جواب کا بھی یہی حکم ہے۔ ۵۸

مسئلہ: انگلی یا ہتھیلی سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا: کہ ”انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اشارہ کرنا نصاریٰ کا۔ ۵۹

مسئلہ: بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں بلکہ بعض صرف آنکھوں کے اشارہ سے جواب دیتے ہیں یوں جواب نہیں ہوا ان کو منہ سے جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ: اس دور میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں۔ ان میں سب سے برا یہ ہے کہ جو بعض لوگ کہتے ہیں بندگی عرض یہ لفظ ہرگز نہ کہا جائے۔ بعض لوگ آداب عرض کہتے ہیں اگرچہ اس میں اتنی برائی نہیں مگر سنت کے خلاف ہے۔ بعض لوگ

۵۶ الدر المختار و رد المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیوع جلد ۹ ص ۶۸۶۔ ۵۷ رد المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیوع جلد ۹ ص ۶۸۶۔ ۵۸ البزازیہ کتاب الکراہیۃ نوع فی الاسلام جلد ۶ ص ۳۵۵۔ (ہامش ”الفتاویٰ الہندیہ“) ۵۹ جامع الترمذی ابواب الاستدان والاداب باب فی کراہیۃ اشارۃ الید فی السلام الحدیث ۲۶۹۵ ص ۱۹۲۳۔

تسلیم یا تسلیمات عرض کہتے ہیں، اس کو سلام کہا جاسکتا ہے کہ یہ سلام ہی کے معنی میں ہے۔ بعض کہتے ہیں سلام۔ اس کو بھی سلام کہا جاسکتا ہے قرآن مجید میں ہے کہ ملائکہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ اُنہوں نے آکر سلام کہا، اس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کہا یعنی اگر کسی نے کہا سلام تو سلام کہہ دینے سے جواب ہو جائے گا۔

مسئلہ: کسی کے نام کے ساتھ ﷺ کہنا یہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے، مثلاً موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، جبرائیل علیہ السلام، نبی اور فرشتہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں نہ کہا جائے۔

مسئلہ: اکثر جگہ یہ طریقہ ہے کہ چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے جیتے رہو۔ یہ سلام کا جواب نہیں ہے، بلکہ یہ جواب جاہلیت میں کفار دیا کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے حیاک اللہ۔ اسلام نے یہ بتایا کہ جواب میں وعلیکم السلام کہا جائے۔ **مسئلہ:** بعض لوگ کسی سے ملاقات کرنے کے بعد جب جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ”اچھا جی فیر چلے“ ایسا کہنے کی بجائے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہنا چاہیے۔

ٹیلیفون یا موبائل سے کال کرنے اور سننے والے

عام طور پر ”ہیلو“ سے بات شروع کرتے ہیں اس کی بجائے ہر سننے والے یا کال کرنے والے شخص کو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہنا چاہیے۔